السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک آدمی کے پاس کچھ گاڑیاں اور گھر ہیں اوروہ ان سے حاصل ہونے والی آمدنی اپنے اہل وعیال پر خرچ کر دیتا ہے اورسال بھر اس میں سے وہ کچھ نہیں بچا سکتا، توکیا اس مال کی زکوٰۃ اس پر واجب ہے ؟ گاڑیوں اور گھروں پر زکوٰۃ کب واجب ہوگی ؟ اوراس کی کیا مقدار ہوگی ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

گھر اور گاڑیاں جب ذاتی استعمال کے لیے یا اس لیے ہوں کہ ان سے حاصل ہونے والی آمدنی کو گھریلو ضروریات کے لیے خرچ کیا جائے گا توان میں زکوٰۃ نہیں ہے ۔ اگر تمام یا بعض گھر اور گاڑیاں بغرض تجارت ہوں توسال گزرنے کے بعد ان کی قیمت پر زکوٰۃ واجب ہوگی اور اگر سال پورا ہونے سے پہلے آپ انہیں گھریلو ضرورتوں یا نیکی کے کاموں میں خرچ کر دیں تو آپ پر زکوٰۃ نہیں ہے ۔ ۔ ۔ ، کیونکہ اس سلسلہ میں وارد آیات واحادیث کے عموم سے یہی معلوم ہوتا ہے ۔ امام ابوداود رحمة اللہ علیہ نے حسن سند کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث بیان فرمائی ہے :

(ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یامرنا ان نخرج الصدقة من الذي نعد للبیع) (سنن ابی داود' الزکاة' باب العروض اذا کانت للتجارة الخ' ح : 1562)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں حکم کرتے تھے کہ ہم اس مال کی زکوٰۃ ادا کریں جو ہم بغرض تجارت تیار کیا ہو۔''

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب الزکاۃ : ج 2 صفحہ 118

محدث فتویٰ